59

سلسلۃ اربعینات الحدیث

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي الابتسامة والدموع

قال رسول الله ﷺ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین

مُسکراہٹ و آنسو

وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السُّنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

59

سلسلة اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

في الإبتسامة والدموع

اربعین

مسکراہٹ و آنسو

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین مسکراہٹ و آنسو**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم وکاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کرلیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنالیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ" [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زید بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' ❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) ❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

❶ شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

❷ شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ الْاِبْتِسَامَةِ وَالدُّمُوْعِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْـحَـمْـدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . اَمَّا بَعْدُ:

خوشی کے آنسو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴾ (النجم : 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہی (اللہ) ہنساتا ہے اور رُلاتا ہے۔''

حدیث 1

((عَـنْ عَـائِشَةَ فَبَيْـنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَـحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا فِـي سَـاعَةٍ لَـمْ يَـكُـنْ يَـأْتِينَا فِيهَا . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّـي، وَالـلّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ . قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ فَـاسْتَـأْذَنَ، فَـأُذِنَ لَـهُ، فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِـي بَكْرٍ : أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ : إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْـتَ يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ . فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ .))[1]

''(زوجہ نبی کریم ﷺ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب ہم سورج

[1] صحيح بخاری، كتاب مناقب الأنصار، رقم :3905 .

ڈھلنے (زوال) کے وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹھے تھے کہ کسی نے ان سے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سر ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اور اس وقت ہمارے ہاں تشریف لانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان پر میرے ماں باپ قربان! اللہ کی قسم! اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کسی اہم مقصد ہی کے لیے ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اندر تشریف لانے کیا اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر اندر تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو لوگ تمھارے پاس موجود ہیں انھیں باہر بھیج دو۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ آپ پر فدا ہوں۔''

سائل کی بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا

حدیث 2

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ تَصَدَّقْ بِهَا. قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي؟ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا. فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: فَأَنْتُمْ إِذًا.)) [1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم الحديث :6087.

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، اُنھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں تو تباہ ہو گیا۔ میں نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کر لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک غلام آزاد کر۔ اس نے کہا: میرے پاس غلام نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا ان روزوں کی مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس نے کہا: یہ کام بھی میری استطاعت سے باہر ہے۔ اس دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ......(راویٔ حدیث) ابراہیم نے کہا ’’عرق‘‘ ایک طرح کا پیمانہ ہے ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سائل کہاں ہے؟ لو اسے صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: مجھ سے زیادہ جو ضرورت مند ہو اسے دوں؟ اللہ کی قسم! مدینہ طیبہ کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دانت کھل گئے، پھر فرمایا: اچھا پھر اس وقت تم ہی انھیں کھالو۔‘‘

دیہاتی کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا

حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً ، قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ ، مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ

فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ .)) ❶

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹے کنارے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ اس دوران میں ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر بڑے زور سے کھینچی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک کو دیکھا کہ چادر کو زور سے کھینچنے کی بنا پر اس پر نشان پڑ گئے تھے، پھر اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کا جو مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے، اس میں سے مجھے دینے کا حکم دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر اسے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے مال دینے کا حکم دیا۔''

اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے تنہائی میں رونا

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ [بِصَدَقَةٍ] فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ .)) ❷

❶ صحيح بخاری، کتاب الأدب، رقم :6088.

❷ صحيح بخاری، کتاب الحدود، رقم :6806.

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات آدمی ایسے ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا۔ اس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عادل حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگتا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو صرف اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، وہ شخص جسے کوئی بلند مرتبہ اور خوبرو عورت اپنی طرف بلائے لیکن وہ کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور وہ شخص جس نے اس قدر پوشیدہ صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چل سکا کہ دائیں ہاتھ سے کتنا اور کیا صدقہ کیا ہے۔‘‘

خوف الٰہی سے بہنے والی آنکھ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّ لْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۝﴾ (التوبة : 82)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’چنانچہ انھیں چاہیے کہ وہ تھوڑا ہنسیں اور زیادہ روئیں ان اعمال کے بدلے میں جو وہ کماتے رہے۔‘‘

حدیث 5

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنَهُمُ النَّارُ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ.)) [1]

[1] معجم كبير للطبراني : 416/19، مجمع الزوائد : 288/5، صحيح الترغيب والترهيب، رقم : 3326.

''اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کی آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی: (ایک) وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے، (دوسرے) وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر سے رو پڑتی ہے، اور (تیسرے) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء (کو دیکھنے سے) رُک جاتی ہے۔''

قرآن حکیم سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آنسو بہانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۫ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ ۫ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ۩ ﴾

(مریم: 58)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''یہ وہ (انبیاء) ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا جو اولاد آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں (کی نسل) میں سے جنھیں ہم نے نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا تھا، اور ابراہیم اور اسرائیل کی اولاد سے، اور ان لوگوں میں سے جنھیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا، جب ان رحمٰن کی آیات تلاوت کی جاتیں تو وہ سجدہ کرتے ہوئے روتے ہوئے گر جاتے تھے۔''

حدیث 6

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ -قَالَ يَحْيَى بَعْضُ الْحَدِيثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ- قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَأْ عَلَيَّ، قُلْتُ: آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ ﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ

﴿وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: أَمْسِكْ، فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ .)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ جب کہ قرآن حکیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے علاوہ دوسرے سے سننا پسند کرتا ہوں، چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ نساء پڑھی، یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ''پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنائیں گے۔'' [النساء:41] تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بس اب کافی ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ''

ندامت کے آنسو بہانا

حدیث 7

((وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: طُوْبٰى لِمَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ، وَوَسِعَهُ، بَيْتُهُ، وَبَكَى مِنْ ذِكْرِ خَطِيْئَتِهِ .)) ❷

''اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو وعظ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''جنت

❶ صحيح بخارى، كتاب التفسير، تفسير سورة النساء، رقم :4582، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، رقم :800.

❷ حسن السمت فى الصمت، رقم : 65، الزهد للإمام أحمد، رقم : 305، الزهد للإمام وكيع، رقم : 31، 255۔ اس کی سند صحیح ہے۔

میں اس شخص کے لیے طوبی (درخت کا سایہ ہے) جو اپنی خطاؤں پر ندامت کے آنسو بہائے، اپنی زبان کی حفاظت کرے اور اس کا گھر اس کو سیع ہو جائے۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا

حدیث 8

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ
وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، اَخْبَرَهُ: اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي
بِجِزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ،
وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، فَقَدِمَ اَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ
الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُومِ اَبِي عُبَيْدَةَ، فَوَافَوْا
صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ،
ثُمَّ قَالَ: اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟
فَقَالُوا: اَجَلْ، يَارَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَاَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ،
فَوَاللّٰهِ! مَا الْفَقْرَ اَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلٰكِنِّي اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَنْ
تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ،
فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ.)) [1]

"اور سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو جزیہ وصول کرنے کے لیے بحرین بھیجا، وہ جب بحرین سے (ایک

[1] صحیح مسلم، کتاب الرقاق، رقم: 7425.

لاکھ اسی ہزار درہم جزیہ کا) مال لے کر آئے ، اور انصار کو ان کے آنے کا علم ہوا تو اُنھوں نے (اپنے اپنے قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی بجائے) صبح کی نماز نبی ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی میں)ادا کی ، نماز سے فارغ ہوتے ہی وہ آنحضرت ﷺ کے سامنے حاضر ہوئے ،آپ ﷺ انھیں دیکھ کر مسکرائے ۔ پھر فرمایا: میرا گمان ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کچھ مال لے کر آئے ہیں، وہ بولے، ہاں ! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اور امید رکھو کہ تمھاری خوشی اور مسرت کا دور آنے والا ہے ۔ اللہ کی قسم ! مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم مفلس ہو جاؤ گے، میں تو اس بات سے ڈرتا ہوں کہ دولتِ دنیا تم پر کشادہ ہو جائے گی جیسا کہ تم سے پہلی اُمتوں پر یہ کشادہ ہوئی تھی ، اور ان ہی کی طرح تمھیں مال و دولت کی طرف رغبت ہوگی اور اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے ، اور یہ دنیا کی فراوانی ، وسعت اور اس کی طرف بے انتہاء رغبت تمھیں تباہ کر کے رکھ دے گی ، جیسا کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو بربادی اور ہلاکت کے غار میں دھکیل دیا تھا۔‘‘

اہل جہنم کا رونا

حدیث 9

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ، حَتَّى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دُمُوْعِهِمْ، لَجَرَتْ، وَإِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ ـيَعْنِيْـ مَكَانَ الدَّمْعِ .)) [1]

’’اور حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

[1] مستدرك الحاكم : 605/4، سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم : 1679 .

فرمایا: جہنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جاتیں تو چلنے لگیں (آنسو ختم ہو جائیں گے) تو اہل جہنم خون کے آنسو بہائیں گے یعنی پانی کے آنسوؤں کی جگہ۔''

بُرے انسان کی میت کا گریہ

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیَّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِی ، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانُ ، وَلَوْ سَمِعَهُ لَصَعِقَ .)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ تیار ہوتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو نیک آدمی کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، اگر نیک نہ ہو تو کہتا ہے: ہائے ہلاکت! مجھے کہاں لے جا رہے ہو، میت کی آواز انسانوں (اور جنوں) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔''

اللہ تعالیٰ کا محبوب قطرہ

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1316,1314.

شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. وَأَمَّا الْأَثَرَانِ: فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ.)) ❶

''سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز مجھے محبوب نہیں، ایک آنسوؤں کا وہ قطرہ جو اللہ کے خوف سے نکلے اور دوسرا وہ قطرۂ خون جو اللہ کے راستے میں بہایا جائے۔ رہے دو نشان (تو ان میں سے) ایک نشان تو وہ ہے جو اللہ کے راستے میں (لڑتے ہوئے) لگے اور دوسرا (نشان) وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کوئی فرض ادا کرتے ہوئے لگے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی والدہ کی قبر پر بے اختیار رونا

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبْكَى مَنْ حَوْلَهُ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا؛ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا، فَأُذِنَ لِي، فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ.)) ❷

---

❶ سنن ترمذی، ابواب الجهاد، رقم: 1669، المشكاة، رقم: 3837۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: 2259، سنن ابو داؤد، كتاب الجنائز، رقم: 3234، سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم: 1522، سنن نسائی، كتاب الجنائز، رقم: 2036.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی (اس کی قبر پر گئے) خود بھی روئے اور اپنے اردگرد والوں کو بھی رلا دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ میں اس کے لیے بخشش کی درخواست کروں تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ اور میں نے اس سے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت دے دی، تم قبروں کی زیارت کیا کرو، کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ہار دیکھا تو بے اختیار رو دیے

حدیث 13

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ. قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، فَقَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ عَلَيْهِ، أَوْ وَعَدَهُ، أَنْ يُخَلِّيَ سَبِيلَ زَيْنَبَ إِلَيْهِ، وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: كُونَا بِبَطْنِ يَأْجَجَ حَتَّى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتَّى تَأْتِيَا بِهَا.))[1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب مکے والوں نے اپنے قیدی مدینے بھیجے تو اس وقت زینب رضی اللہ عنہا نے ابو العاص کے بدلے میں کچھ مال بھیجا اور اس

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الجهاد، رقم: 2692۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

مال میں ایک ہار بھیجا تھا، جو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تھا، اُنھوں نے یہ جہیز میں دیا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی حالت غربت پر آپ بے اختیار رو پڑے، (اور مصاحبت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آئی، اس لیے کہ یہ ہار ان کے گلے میں رہتا تھا۔) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تم مناسب جانو تو زینب رضی اللہ عنہا کی خاطر کے لیے اس کے قیدی کو چھوڑ دو، اور جو مال اس کا ہے وہ بھی اس کو واپس کر دو، سب نے سر اطاعت خم کر دیا، یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا مال بھی پھیر دیتے ہیں اور ابو العاص کو بھی رہا کر دیتے ہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر رو دیئے

حدیث 14

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.)) [1]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: 1303.

ابوسیف لوہار کے ہاں گئے ، یہ ابراہیم (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے رضی اللہ عنہ) کو دودھ پلانے والی آیا کے شوہر تھے۔آنحضور ﷺ نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا، اور پیار کیا اور سونگھا۔ پھر اس کے بعد ہم ان کے ہاں گئے۔ دیکھا کہ اس وقت ابراہیم رضی اللہ عنہ دم توڑ رہے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔تو سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بول پڑے کہ یا رسول اللہ ﷺ! اور آپ ﷺ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن عوف (رضی اللہ عنہ)! یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔پھر آپ ﷺ دوبارہ روئے اور فرمایا: آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے، لیکن زبان سے ہم وہی کہیں گے جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیم (رضی اللہ عنہ)! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں۔''

نبی کریم ﷺ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر رو دیئے

حدیث 15

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: أَقَضَى؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، قَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ.))[1]

[1] صحيح بخاری، کتاب الجنائز، رقم: 1304، صحيح مسلم، کتاب الجنائز، رقم: 924.

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیت میں ان کی مزاج پرستی کے لیے تشریف لے گئے، جب ان کے پاس پہنچے تو انھیں بے ہوشی کی حالت میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے اختیار رو پڑے، جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو ان پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سنتے نہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور نہ دل کے غم کے سبب۔ لیکن وہ تو اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے اور اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔ یا رحم فرماتا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت پر رو دیئے

حدیث 16

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔ حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ .))[1]

''اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید، جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو دے دی تھی

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4262.

جب ابھی ان کے متعلق کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ آپ ﷺ فرماتے جا رہے تھے کہ اب سیدنا زید رضی اللہ عنہ جھنڈا اُٹھائے ہوئے ہیں، اب وہ شہید کر دیے گئے، اب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اُٹھالیا، وہ بھی شہید ہو گئے، آنحضرت ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آخر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ) نے جھنڈا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح عنایت فرمائی۔''

سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کے آنسو

حدیث 17

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْـنَةً لَهُ تَقْضِی، فَـاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِیَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْـمَـنَ فَقَالَ: يَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ: أَتَبْـكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَـقَـالَـتْ: أَلَسْـتُ أَرَاكَ تَبْـكِـیْ؟ قَالَ: إِنِّیْ لَسْتُ أَبْكِی إِنَّمَا هِیَ رَحْـمَةٌ إِنَّ الْـمُـؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.))[1]

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ایک صاحبزادی قریب المرگ تھیں آپ ﷺ نے اسے پکڑا اور اپنی گود میں اُٹھایا تو اسی حالت میں فوت ہوگئی جب کہ وہ آپ ﷺ کے ہاتھوں میں تھی۔ ام ایمن

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1842/4، مسند احمد: 268/1، 297، رقم: 2704,2412، مسند عبدبن حمید: 593، شمائل ترمذی، رقم: 45-4، ص: 562,561۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

چلا کر رونے لگیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے روتی ہے؟ اُنھوں نے عرض کیا: کیا میں آپ ﷺ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ رہی ہوں؟ ارشاد فرمایا: میں رو نہیں رہا ہوں، یہ تو رحمت کے آنسو ہیں۔ بے شک مومن ہر حال میں خیر میں ہی ہوتا ہے جب اس کے پہلو سے اس کی روح پرواز کرتی ہے تو وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا ساری رات رونا

حدیث 18

((وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا، وَمَا فِيْنَا إِلَّا نَائِمٌ، إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّيْ وَيَبْكِيْ حَتَّى أَصْبَحَ.))[1]

''اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بدر کے دن سیدنا مقداد کے علاوہ ہمارے ساتھ کوئی بھی گھڑ سوار نہیں تھا۔ ہم سے ہر شخص گہری نیند سویا، سوائے اللہ کے نبی ﷺ کے جو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر ساری رات اللہ کی عبادت کرتے اور روتے رہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا قبر پر آنسو بہانا

حدیث 19

((وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ،

---

[1] مسند احمد: 125/1، سنن نسائی کبریٰ، رقم: 823، صحیح ابن خزیمہ، رقم: 899، ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ ، فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ يَا إِخْوَانِي ، لِمِثْلِ هَذَا فَأَعِدُّوا .)) 1

’’اور سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے، حتیٰ کہ مٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسوؤں سے تر ہو گئی ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائیو! اس کے لیے (یعنی قبر کے لیے) کچھ تیاری کرلو۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ میں رونا

حدیث 20

((وَعَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ ، وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ ، فَقَامَ قِيَامًا ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَجَلَسَ فَأَطَالَ الْجُلُوسَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، فَأَطَالَ السُّجُودَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ ، فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ ، وَالرُّكُوعِ ، وَالسُّجُودِ ، وَالْجُلُوسِ ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي آخِرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي ، وَيَقُولُ: لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ! لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ

1 سنن ابن ماجه ، كتاب الزهد، رقم : 4195، مسند احمد: 294/4، سلسلة الصحيحة، رقم: 1751.

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ ـعَزَّ وَجَلَّـ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا ، فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ثقہ روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور نماز شروع کر دی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر تک قیام کیا کہ یوں معلوم ہونے لگا کہ جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں نہیں جائیں گے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے تو اتنی دیر تک رہے کہ یومعلوم ہوا کہ اب آپ سجدہ میں نہیں جائیں گے ۔ سجدہ سے اُٹھنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم قعدہ میں اتنی دیر تک بیٹھے کہ یوں معلوم ہوا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ سجدہ میں نہ جائیں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے) سجدہ میں گئے تو یوں محسوس ہوا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سرکو دوبارہ نہ اُٹھائیں گے ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گہرا سانس لیا اور روتے ہوئے ''اُف اُف'' کرکے اللہ تعالیٰ سے کہا: اے میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان لوگوں کے درمیان ہوں تو انھیں عذاب نہیں دے گا؟ اے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ توبہ کرتے رہیں گے انھیں عذاب نہ دیا جائے گا ۔ اے رب! ہم تجھ سے توبہ کے طلب گار ہیں ۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ختم کی ، اس وقت تک سورج گہن ختم ہو چکا تھا ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور اللہ کی تعریف بیان کی ، اطمینان کا سانس لیا اور فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ، انھیں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گہن نہیں لگتا ۔

[1] سنن ابو داؤد ، كتاب صلاة الإستسقاء ، رقم : 1194 ، سنن نسائی ، كتاب الصلاة ، رقم : 1482 ، جامع الأصول: 181/6۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

پس جب تم گہن لگتا دیکھو تو اللہ کی یاد میں مصروف ہو جاؤ۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا آنسو بہانا

حدیث 21

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه حِيْنَ حَضَرَ: أُنْظُرِيْ كُلَّ شَيْءٍ زَادَ فِيْ مَالِيْ مُنْذُ دَخَلْتُ فِيْ هٰذِهِ الْإِمَارَةِ فَرُدِّيْهِ إِلَى الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِيْ، قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ نَظَرْنَا فَمَا وَجَدْنَا زَادَ فِيْ مَالِهِ إِلَّا نَاضِحًا كَانَ يَسْقِيْ بُسْتَانًا لَهُ، وَغُلَامًا نَوْبِيًا كَانَ يَحْمِلُ صَبِيًا لَهُ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ رضي الله عنه، قَالَتْ: فَأُخْبِرْتُ أَنَّ عُمَرَ رضي الله عنه بَكَى، وَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ لَقَدْ أَتْعَبَ مَنْ بَعْدَهُ تَعَبًا شَدِيْدًا.))❶

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں جب سے مسلمانوں کے امر کا والی ہوا ہوں ان کا ایک دینار اور ایک درہم بھی نہیں کھایا، ہاں ہم نے ان کے موٹے آٹے سے اپنا پیٹ بھرا ہے، اور ان کے موٹے کپڑے سے اپنی پیٹھ چھپائی ہے، میرے پاس مسلمانوں کے مالِ غنیمت میں سے نہ تو تھوڑا ہے اور نہ زیادہ۔ سوائے حبشی غلام کے اور پانی لانے والے اونٹ کے اور سوائے اس پرانی چادر کے، جب میں مرجاؤں تو ان کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ کر دینا اور ان سے برأت طلب کر لینا۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا، جب قاصد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہاں تک

❶ سنن الکبری للبیهقی : 353/6، طبقات ابن سعد: 196/3، 197۔ اس کی سند صحیح ہے۔

روئے کہ ان کے آنسو زمین پر بہنے لگے اور فرمایا: اللہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، اُنھوں نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈال دیا۔''

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا آنسو بہانا

حدیث 22

((وَعَنْ هَانِيءٍ، مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ، يَبْكِي . حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ . فَقِيلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَا تَبْكِي . وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ . فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ .))[1]

''اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی بربری رحمہ اللہ سے روایت ہے، اُنھوں نے کہا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو رونا نہیں آتا اور اس (قبر) کو دیکھ کر روئے ہیں۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) اُنھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قبر آخرت کی پہلی منزل ہے۔ اگر آدمی اس سے نجات پا گیا تو بعد والے مراحل اس سے آسان ہوں گے۔ اگر اس سے نجات نہ پا سکا تو بعد کے مراحل اس سے زیادہ دشوار ہوں گے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 4267، سنن ترمذی، كتاب الزهد، رقم: 3308۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

جو بھی منظر کبھی دیکھا ہے، قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا مسکرا کر دعا کرنا

حدیث 23

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ . فَقَالَ: قَحَطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى ، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: غَرِقْنَا ، فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا ، فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ ، يُرِيهِمُ اللَّهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جب کہ آپ ﷺ مدینہ طیبہ میں خطبہ دے رہے تھے۔ اس نے عرض کی: بارش کا قحط پڑ گیا ہے، لہٰذا آپ ﷺ اپنے رب سے بارش کی دعا کریں۔ آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ ہمیں کہیں بھی بادل نظر نہیں آ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بارش کی دعا کی تو بادل اُٹھے اور ایک دوسرے کی طرف جانے لگے، پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ طیبہ کے نالے بہنے

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6093.

لگے۔ اگے جمعے تک اسی طرح بارش ہوتی رہی اور وہ رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ آئندہ جمعہ وہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا جب کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے، اس نے کہا: ہم ڈوب گئے، اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ اب بارش بند کردے۔ آپ ﷺ ہنس پڑے پھر دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش ہو، ہم پر نہ برسے۔'' دو یا تین مرتبہ آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا، چنانچہ مدینہ طیبہ سے دائیں بائیں بادل چھٹنے لگے۔ ہمارے اردگرد دوسرے مقامات پر بارش ہوتی تھی اور ہمارے ہاں بارش یکدم بند ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے نبی ﷺ کا معجزہ اور دعا کی قبولیت کا منظر دکھایا۔''

روئیں ضرور مگر دورِ جاہلیت والا نہیں

حدیث 24

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ، وَضَرَبَ الْخُدُودَ، وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو گریبان پھاڑے، چہرہ پیٹے اور جاہلیت کی ہانک پکارے ہم میں سے نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا گناہ گار کی بات پر مسکرانا

حدیث 25

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ رَجُلٍ

[1] سنن ترمذی، ابواب الجنائز، رقم: 999، سنن ابن ماجه، رقم: 1845- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَآخِرَ رَجُلٍ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ؛ رَجُلٌ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، كَذَا وَكَذَا، وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا، فَيُقَالُ: أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً. فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هَهُنَا. قَالَ أَبُوْذَرٍّ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.)) [1]

”اور حضرت ابوذر (غفاری) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا اور اس شخص کو بھی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک شخص دربارِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا تو کہا جائے گا کہ اس کے صغیرہ گناہ اس پر پیش کرو، اور بڑے گناہ اس سے پوشیدہ رکھے جائیں، پھر کہا جائے گا، تو نے فلاں دن فلاں اور فلاں عمل کیے تھے؟ تو وہ ان اعمال کا اقرار کرے گا، انکار نہ کرے گا، اور وہ اپنے بڑے بڑے گناہوں سے خوف زدہ ہوگا تو کہا جائے گا اس کے ہر گناہ کے بدلے میں جو اس نے کیا ہے ایک نیکی دے دو۔ (جب یہ صورتِ حال دیکھے گا تو) وہ کہے گا: میرے کچھ اور گناہ بھی ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھ رہا، سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دانت مبارک نظر آئے۔“

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 467، سنن ترمذى، أبواب صفة جهنم: 2596/4، مسند أحمد: 157/5، 170.

رسول اللہ ﷺ کی مسکراہٹ کا انداز

حدیث 26

((وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: مَا حَجَبَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِى إِلَّا ضَحِكَ .)) [1]

''اورسیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس آنے سے کبھی منع نہیں فرمایا: اور آپ ﷺ جب بھی مجھے دیکھتے تو ہنس پڑتے۔''

رسول اللہ ﷺ مسکراتے تو آپ ؐ کے دندان مبارک نظر آتے

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ . قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ ، قَالَ: فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: يَا رَبَّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ ، قَالَ: فَيَتَمَنَّى ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ الَّذِيْ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب مناقب الأنصار، رقم: 3822/7، صحیح مسلم ، کتاب فضائل الصحابة ، رقم: 134/4، برقم : 1925، سنن ترمذی ، رقم:3820/5، سنن ابن ماجه ، رقم:358/4، شمائل ترمذی ، رقم : 35-5، ص:445.

تَـمَنَّيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ . قَـالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ .))[1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً میں اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا، وہ ایسا آدمی ہوگا جو سرینوں کے بل گھسیٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا، اس کو حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ کہتے ہیں کہ وہ شخص جنت میں داخل ہونے کے لیے جائے گا تو وہ دیکھے گا کہ جنت میں سب لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانوں پر رہائش اختیار کی ہوئی ہے۔ وہ شخص لوٹ کر آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! وہاں تو سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ کر رکھا ہے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کیا تو دنیا کے اس زمانے کو یاد کرتا ہے جس زمانے میں تو وہاں تھا (کہ دنیا کتنی بڑی تھی)؟ وہ عرض کرے گا: ہاں پروردگار! مجھے وہ وقت یاد ہے۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ کوئی آرزو کرو، پس وہ آرزو کرے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ تمھیں تمھاری آرزو کے مطابق بھی دیا اور پوری دنیا سے دس گنا زیادہ بھی عطا کیا۔ وہ عرض کرے گا کہ پروردگار! کیا آپ میرے ساتھ دل لگی کرتے ہیں حالانکہ آپ (بادشاہوں کے) بادشاہ ہیں؟ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ اس شخص کی یہ بات بیان فرما رہے تھے تو آپ ﷺ اس موقعہ پر ہنس پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک دکھائی دینے لگے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6571/11، وكتاب التوحيد: 7511/14، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: 173، سنن ترمذی: 2595/4، سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4339/2، مسند احمد، رقم: 3595، شمائل ترمذی رقم: 35-7، ص: 447,446.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مسکراہٹ کا انوکھا انداز

حدیث 28

((وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۙ وَ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، ثَلاثاً اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثَلاثًا ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ إِنِّي [قَدْ] ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي ، فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ، ثُمَّ ضَحِكَ . فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ، ثُمَّ ضَحِكَ ، فَقُلْتُ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ ، إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ أَحَدٌ غَيْرُهُ .))[1]

’’اور علی بن ربیعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک سواری کا جانور آپ کے لیے لایا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہوں، اُنھوں نے رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا، اور جب سواری پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو الحمد للہ کہا پھر یہ دعا پڑھی: ’’کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الجهاد ، رقم : 2602/3، سنن ترمذی ، رقم: 3446/5، مسند احمد: 115,97/1، مستدرك حاكم: 99,98/2، شمائل ترمذی ، رقم: 35-8، ص: 448,447۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

کو مسخر کر دیا، ورنہ ہم اسے مسخر نہ کر سکتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ پھر تین مرتبہ الحمد للہ، تین بار اللہ اکبر کہا اور یہ دعا پڑھی کہ ''اے اللہ تو پاک ہے میں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا مجھے معاف فرما دے، بلاشبہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا''، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے، میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ مسکرائے کیوں ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اُنھوں نے بھی اسی طرح کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسکرائے تھے، تو میں نے بھی عرض کیا تھا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مسکرائے کیوں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تیرا رب اپنے بندے پر اس وقت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ اے میرے رب، میرے گناہ معاف کر دے، تیرے سوا کوئی میرے گناہ معاف کرنے والا نہیں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے رونے کی آواز آنا

حدیث 29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الصلاۃ: 904/1، سنن نسائی، کتاب السهو: 1213/3، مسند احمد: 25/4، صحیح ابن خزیمة: 52/2، مسند ابی یعلی موصلی: 256/3، رقم: 1596، مستدرك حاكم: 264/1، سنن الكبریٰ بیهقی: 251/2، شرح السنة: 245/3، صحیح ابن حبان: 277/2، شمائل ترمذی: 1-45، ص: 557,556۔ امام حاکم، ابن حبان، ابن خزیمہ اور محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وقت آیا جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی آواز اس طرح آئی تھی جیسا کہ ہنڈیا کے جوش مارنے کی آواز ہوتی ہے۔''

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ایک ساتھ رونا اور پھر ہنسنا

حدیث 30

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَعَا النَّبِیُّ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام فِی شَكْوَاهُ الَّذِی قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ، فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا بِشَیْءٍ، فَضَحِكَتْ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: سَارَّنِی النَّبِیُّ ﷺ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِی وَجَعِهِ الَّذِی تُوُفِّیَ فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِی فَأَخْبَرَنِی أَنِّی أَوَّلُ أَهْلِهِ يَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ.))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور آہستہ سے کوئی بات ان سے کہی جس پر وہ رونے لگیں، پھر دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔ پھر ہم نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ کی وفات اسی مرض میں ہو جائے گی، میں یہ سن کر رونے لگی۔ دوسری مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے جب سرگوشی کی تو یہ ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر کے آدمیوں میں سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی تو میں ہنسی تھی۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4433، 4434.

خوفِ الٰہی سے رونے کی فضیلت

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ڈر سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ تھن میں واپس لوٹ جائے، (اور یہ محال ہے) اور جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي وَيَقُوْلُ: رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب فضائل الجهاد، رقم: 1633، سنن نسائی، کتاب الجهاد، رقم: 3109، سنن ابن ماجة، کتاب الجهاد، رقم: 2774، مسند احمد: 505/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَسْتَغْفِرُوْنَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ؟ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَان مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لاَ يَنْكَسِفَان لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى)). [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک دن سورج گرہن ہوا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور نماز شروع کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر قیام فرمایا کہ گویا رکوع کرنے کا ارادہ ہی نہیں، اور پھر رکوع اتنا لمبا کیا کہ گویا اس سے اُٹھنے کا ارادہ ہی نہیں، پھر سر مبارک اُٹھایا تو قومہ میں بھی اتنی دیر کھڑے رہے کہ قریب نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں جائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو قریب نہیں تھا کہ سجدہ سے سر مبارک اُٹھائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ سے سر مبارک اُٹھایا تو اتنا طویل جلسہ کیا کہ قریب نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا سجدہ کریں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا سجدہ بھی اتنا طویل کیا کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر مبارک اُٹھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران آہیں بھرتے اور روتے رہے اور فرماتے: اے میرے پرودگار! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب میں ان میں موجود ہوں تو عذاب نہیں کرے گا؟ اے میرے پروردگار! کیا تو نے وعدہ نہیں کیا کہ جب

[1] سنن ابو داؤد، کتاب الصلوة : 1193/1، سنن نسائی، کتاب الکسوف رقم: 1495، مسند احمد 198,188,163,159/2، صحیح ابن خزیمة: 901، 1389، 1392، 1393، علامہ احمد شاکر نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے، اس میں ایک رکوع کا ذکر ہے حالانکہ متفق علیہ روایات میں ایک سے زائد رکوعات کا ذکر ہے اس بناء پر ایک رکوع والی روایت کو باوجود صحیح السند ہونے کے شاذ کہا جائے گا۔ شمائل ترمذی، رقم: 3/45، ص: 560,559.

تک یہ تجھ سے استغفار کرتے رہیں گے تو ان کو عذاب نہیں دے گا ؟ اور ہم تجھ سے استغفار کرتے ہیں ۔ جب آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے ، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے انھیں گرہن نہیں لگتا جب یہ گہنا جائیں تو فوراً اللہ تعالیٰ عزوجل کی یاد کی طرف دوڑو۔''

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

حدیث 33

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے اور بھلائی یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائی سے خوش مزاجی کے ساتھ ملو اور اپنے ڈول سے اس کے ڈول میں پانی ڈال دو۔''

بندہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ

[1] سنن ترمذی ، ابواب البر والصلة، رقم: 1970، مسند أحمد: 344/3۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَّتِهِ، إِذَا وَجَدَهَا .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمھاری توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنی گم شدہ سوار پا کر خوش ہوتا ہے۔''

غیر شرعی طور پر ہنسنے اور ہنسانے پر وعید

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝٦٠﴾ (النجم : 60)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو۔''

حدیث 35

((وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: وَيْلٌ لِلَّذِى يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ .)) [2]

''اور حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لیے جو ایسی بات کہتا ہے کہ لوگ سن کر ہنسیں، حالانکہ وہ بات جھوٹی ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لیے تباہی ہی تباہی ہے۔''

حدیث 36

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، رقم: 4247، صحيح مسلم، كتاب التوبة، رقم: 2675/2.

[2] سنن ترمذى، ابواب الزهد، رقم: 2315، سنن أبوداؤد، كتاب الأدب، رقم: 4990، مسند احمد: 5/3۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی إِبْرَاهِیمَ ﴿رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ﴾ (ابراهيم: 36) اَلْآيَةَ وَقَالَ عِیْسٰی عَلَيْهِ السَّلَام ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ﴾ (المائده: 118) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ أَعْلَمُ فَقَالَ اللّٰهُ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوؤُكَ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تلاوت فرمائی: ''اے میرے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا، تو جس نے میری پیروی کی، وہ میرا ہے (میرے راستہ پر ہے) اور جس نے میری نافرمانی کی، تو، تو بے شک بخشنے والا مہربان ہے۔'' (ابراہیم: 36) اور آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی تلاوت فرمائی: ''اور اگر تو انہیں عذاب دے گا تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرمائے گا، تو، تو بلاشبہ غالب حکمت والا ہے۔'' (المائدہ: 118) اور آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت، میری امت اور آپ رو دیئے، تو اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا، اے جبریل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ، اور ان سے پوچھو (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے) کیوں رو رہے ہو؟ تو آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور پوچھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات اسے

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه وشفعة عليهم، رقم: 499.

بتائی، اور اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جا کر، انہیں بتا دو، ہم تمہیں، تمہاری امت کے بارے میں خوش کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

اسلام میں نوحہ کرنے کی سزا

حدیث 37

((وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْأَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلنَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا، تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ، وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ.))[1]

''اور سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کا کرتہ، اور خارش زرہ ہوگی۔''

کم ہنسو زیادہ روؤ

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّی أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، إِنَّ السَّمَاءَ أَطَّتْ، وَحَقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَمَا

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنائز، رقم: 2160.

تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ .)) [1]

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تمھیں نظر نہیں آتا، اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تمھیں سنائی نہیں دیتا۔ آسمان چر چراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چر چرائے۔ اس میں چار اُنگلیوں کی جگہ بھی خالی نہیں مگر (بلکہ ہر جگہ) کوئی نہ کوئی فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ کو سجدہ کر رہا ہے۔ قسم ہے اللہ کی! اگر تمھیں وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ، اور بستروں پر عورتوں سے لطف اندوز نہ ہوسکو اور تم بآواز بلند اللہ سے فریاد کرتے ہوئے میدانوں میں نکل جاؤ۔ قسم ہے اللہ کی! میرا جی چاہتا ہے (کاش!) میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔''

حدیث 39

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم . فَقَالَتْ: مَا اَبْكِي اَنْ لَا اَكُونَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، وَلٰكِنْ اَبْكِي اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَآءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَآءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا .)) [2]

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2312، سنن ابن ماجه، رقم: 4190۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، رقم: 6318.

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلو، ہم ان کی زیارت کریں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات کے لیے جایا کرتے تھے۔ پس ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رو پڑیں۔ اُنھوں نے کہا: کیوں روتی ہو؟ کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ کے پاس جو ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ تو اس پر سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس لیے نہیں رو رہی ہوں کہ میں یہ بات نہیں جانتی ہوں) لیکن میں تو اس لیے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ پس (اس بات نے) ان دونوں کو بھی رونے پر مجبور کر دیا اور وہ بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا، وَالْآيَةُ: ﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ .))[1]

''اور سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رات روتے رہے اور صبح تک نماز میں یہ آیت تلاوت فرماتے رہے: ''اگر تو انھیں عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو معاف کرے تو تو غالب حکمت والا ہے۔'' (المائدۃ:118)''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات والسنة فيها، رقم: 1350، مسند احمد: 149/5۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفية، دارالفکر، بیروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذی، تحقيق: الشيخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفى البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبی داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائی (ت 303هـ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمی، منشورات دار الكتاب العربی، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزی، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بيروت.